علامہ ابن دقیق العیدؒ

۶۲۵ھ ـــــ ۷۰۲ھ

تحریر: عبدالرشید عراقی

علامہ ابن دقیق العید، جن کا نام ابوالفتح تقی الدین محمد بن علی تھا، اپنے دَور کے بلند پایہ محدث تھے۔ تمام علومِ اسلامیہ پر اُن کو یکساں عبور حاصل تھا، مگر ان کا خاص فن فقہ و حدیث تھا۔ تمام اربابِ سیر اور تذکرہ نگاروں نے ان کے جامع الکمالات ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ فقہ میں ان کو بہت زیادہ عبور تھا۔ فقہ مالکی کی کامل تحقیق کے بعد فقہ شافعی سے واقفیت حاصل کی اور دونوں کے ''مجمع البحرین'' بنے۔ قاضی ابن فرحون لکھتے ہیں:

''علوم میں یگانۂ زمانہ تھے، لوگوں کے دل میں ان کی عزت بھی تھی۔ مذہب مالکی کی مہارت کے بعد مذہب شافعی میں تبحر حاصل کیا اور دونوں مذاہب کے مطابق فتویٰ دیتے۔ حدیث، اصول، علومِ عربیہ اور تمام فنون میں یدطولیٰ حاصل تھا''۔ (۱)

اربابِ سیر نے ان کے علمی تبحر کے پیش نظر ان کے جامع الکمالات ہونے کا اعتراف کیا ہے اور ان کو الشیخ الامام، شیخ الاسلام اور المجتہد المطلق جیسے القاب سے یاد کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں:

انتهت اليه رياسة العلم فی زمانه(۲)

''اپنے زمانہ میں اپنے علمی تبحر کی وجہ سے ان کا کوئی مدمقابل نہ تھا''۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بستان المحدثین میں لکھتے ہیں:

''امام ہر دو مذہب بود مالکی و شافعی''(۳)

(فقہ مالکی اور شافعی دونوں کے امام تھے۔)

محی السنہ نواب صدیق حسن خاں فرماتے ہیں:

''علامہ ابن دقیق العید امام متقن، محدث، فقیہ، محقق، اصولی، ادیب، شاعر، نحوی، مجتہد اور وافر العقل تھے''۔ (۴)

ولادت

محی السنہ نواب صدیق حسن خاں نے ان کا یومِ ولادت ۲۵ رشعبان ۶۲۵ ھ بتایا ہے۔ ان کی ولادت ساحل ینبوع کے قریب ہوئی جبکہ ان کے والد علی بن ابی الحسن علی اپنے اہل خانہ کے ہمراہ حج کے لئے جا رہے تھے۔ (۵)

علامہ ابن السبکی طبقات الشافعیہ الکبریٰ میں لکھتے ہیں کہ ان کے والد نے ان کو گود میں لے کر طواف کیا اور یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو عالم باعمل بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی اور دنیا نے ان کے علم وعمل کا اعتراف کیا۔ (۶)

اساتذہ

علامہ ابن دقیق العید نے اپنے دَور کے مشاہیر علمائے اسلام اور محدثین عظام سے استفادہ کیا۔ ابن فرحون لکھتے ہیں:

''ابن دقیق العید نے بہت سے محدثین کرام سے اکتسابِ فیض کیا، اس سلسلہ میں حجاز اور شام کا سفر کیا اور دِمشق میں کثیر علماء سے استفادہ کیا''۔ (۷)

امام زکی الدین عبدالعظیم منذری اور شیخ الاسلام عز الدین بن عبدالسلام آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں:

''تحقیق مذہب مالکی از پدر خود نمودہ و مذہب شافعی را از شیخ عز الدین بن عبد السلام اخذ کردہ، در فقہ ہر دو استاد کامل گشتہ''(۸)

(مالکی مذہب کی تحقیق اپنے والد ماجد سے کی تھی اور مذہب شافعی کو شیخ عز الدین بن عبدالسلام سے حاصل کیا تھا۔ چنانچہ فقہ میں ہر دو مذاہب کے استادِ کامل ہوئے۔)

درس وتدریس

فراغت تعلیم کے بعد علامہ ابن دقیق العید نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا اور درس وتدریس میں اتنی مہارت حاصل کی کہ ان کا شمار اپنے دَور کے ممتاز مدرسین

میں ہونے لگا۔ آپ نے اس دَور کے مشہور دینی مدارس میں تدریس فرمائی۔ حافظ ابن کثیر نے ''البدایہ والنہایہ'' میں' حافظ ابن حجر نے ''الدرر الکامنہ'' میں' علامہ سیوطی نے ''حسن المحاضرہ'' میں' شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی کتاب ''الانصاف'' میں اور علامہ شبلی نعمانی نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ:

''علامہ ابن دقیق العید نے اپنے دَور کے مشہور دینی مدارس میں تدریس کی خدمات انجام دیں اور ان کا شمار ممتاز مدرسین میں ہوتا تھا''۔

افتاء وقضا

علامہ ابن دقیق العید کے علمی تبحر اور ان کے جامع الکمالات ہونے کے پیش نظر حکومتِ وقت نے ان کو عہدۂ قضا پیش کیا۔ آپ نے بڑی مشکل سے یہ عہدہ قبول کیا۔ حافظ السبکی لکھتے ہیں:

وولّی قضاء القضاة علی مذهب الشافعي بعد اباء شدید وعزل نفسه غیر مرة ثم یعاد(۹)

''شدید انکار کے بعد مذہب شافعی کے قاضی القضاۃ کا عہدہ قبول کیا' پھر بھی انہوں نے کئی بار علیحدگی اختیار کی' مگر ہر بار اُس عہدے پر لوٹائے گئے''۔

اخلاق وفضائل

اخلاق وعادات کے اعتبار سے علامہ ابن دقیق العید اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ بہت کم سخن تھے۔ علامہ السبکی نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

''میں نے کبھی کوئی بات ایسی نہیں کی اور نہ کوئی ایسا کام کیا جس کی صفائی اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ دے سکوں''۔(۱۰)

حق گوئی اور بے باکی میں ضرب المثل تھے اور ان کی زندگی کے بعض گوشے ان کے استاد شیخ الاسلام عز الدین بن عبدالسلام کے مشابہ تھے۔ عبادت و ریاضت میں بہت آگے تھے۔ رات کا ایک بڑا حصہ تلاوتِ قرآن مجید' تہجد اور ذکر وفکر میں بسر ہوتا تھا۔ مطالعہ کا بہت عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ دنیاوی حب و جاہ کے طالب نہ تھے۔ اہل دنیا سے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ علم اور اہل علم کے سوا ان کی نگاہ میں اور کسی کی قدر نہ تھی۔

زہد و ورع کا نمونہ تھے۔ شعر وسخن کا عمدہ ذوق رکھتے تھے' خود بھی شعر کہتے تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز نے بستان المحدثین میں ان کے کئی اشعار نقل کئے ہیں۔ علامہ ابن دقیق العید صاحب علم ہونے کے ساتھ ساتھ صاحبِ عرفان بھی تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں:

''واز طریقہ تصوف بہرہ وافر داشت وصاحب کرامات وخوارق بود''(۱۱)

(طریقِ تصوف میں بھی کمال حاصل تھا اور صاحبِ کرامات وخوارقِ عادات تھے۔)

معاصرین

علامہ ابن دقیق العید کے معاصرین میں سب سے مشہور شخصیت شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی ہے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

''علامہ ابن دقیق العیدؒ سے حافظ ابن تیمیہؒ نے ملاقات کی تو انہوں نے ابن تیمیہ کے علوم کے پیش نظر کہا: میں نہیں سمجھتا کہ آپ سا کوئی اور پیدا ہوگا''۔(۱۲)

علامہ ابن دقیق العید شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے علم وفضل اور ان کے جامع الکمالات ہونے کے معترف تھے۔ پروفیسر ابو زہرہ مصری حیات ابن تیمیہ میں لکھتے ہیں:

''ہم ابن تیمیہ کے معاصرین میں سے چار کی آراء لکھتے ہیں جن میں بعض تو سن وسبقت کے لحاظ سے ان کے شیخ کے درجہ میں تھے' جیسے ابن دقیق العید (م ۷۰۲ھ) انہوں نے ۷۰۰ھ میں کہا تھا کہ (ابن تیمیہ) حافظ حدیث ہیں۔ لوگوں نے کہا پھر آپ نے ان سے کیوں نہ گفتگو کی؟ کہنے لگے وہ باتیں کرنا پسند کرتے ہیں اور مجھے خاموشی پسند ہے۔ میں جب ابن تیمیہؒ سے ملا تو دیکھا کہ وہ ایسے آدمی ہیں کہ سارے علوم ان کی نگاہ کے سامنے ہیں' جو چاہتے ہیں لے لیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں''۔(۱۳)

وفات

علامہ ابن دقیق العید نے ۱۱/صفر ۷۰۲ھ بروز جمعہ انتقال کیا۔(۱۴)

تصانیف

علامہ ابن دقیق العید صاحبِ تصانیفِ کثیرہ تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث

دہلوی لکھتے ہیں:

''اکثر در شغل علم شب بیداری کردو بسیاری نوشت''(۱۵)

(علم کے شغل میں اکثر شب بیداری کرتے اور بہت لکھا کرتے تھے۔)

ان کی اہم کتابوں کے نام یہ ہیں:

(۱) الالمام فی احادیث الاحکام

(۲) الامام فی شرح الالمام

(۳) احکام الاحکام فی شرح احادیث سید الانام

(٤) شرح مختصر ابن حاجب

(٥) کتاب فی اصول الدین

(٦) علوم الحدیث

(۷) اربعین فی روایة عن رب العالمین(۱٦)

حواشی

۱) الدیباج المذہب، ص۳۲۴

۲) البدایہ والنہایہ، ج۱۴، ص۲۷

۳) بستان المحدثین، ص۱۲۹

۴) اتحاف النبلاء، ص۳۵۹

۵) اتحاف النبلاء، ص۳۵۹

۶) طبقات الشافعیہ الکبریٰ، ج۱، ص۵

۷) الدیباج المذہب، ص۳۲۴

۸) بستان المحدثین، ص۱۴۲

۹) طبقات الشافعیہ الکبریٰ، ج۱، ص۵

۱۰) طبقات الشافعیہ الکبریٰ، ج۱، ص۵

۱۱) بستان المحدثین، ص۱۴۲

۱۲) البدایہ والنہایہ، ج۱۴، ص۲۷

۱۳) حیات ابن تیمیہ، ص۹۴

۱۴) البدایہ والنہایہ، ج۱۴، ص۲۷

۱۵) بستان المحدثین، ص۱۴۲

۱۶) بستان المحدثین، ص۱۴۲

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔